بسم اللہ الرحمن الرحیم

کروناوائرس
اور
شرعی تعلیمات

تحریر

فضیلۃ الشیخ دکتور عبدالرزاق بن عبدالمحسن البدر حفظہ اللہ

(مدرس مسجد نبوی، مدینہ)

ترجمہ

حافظ عبدالرحمٰن محمدی

(فاضل جامعہ محمدیہ منصورہ، مالیگاؤں)

ناشر: جمعیت اہل حدیث کلیان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حالیہ دنوں میں عوامی سطح پر کرونا وائرس نامی بیماری سے متعلق کئی باتیں تیزی سے گردش کررہی ہیں۔لوگ اس سے خوفزدہ ہیں اس کے عام ہونے اور لاحق ہونے کا ڈر ہے۔کوئی اس سے بچنے کی بات کرتا ہے کوئی اس سلسلے میں خیر خواہی کا اظہار کررہا ہے۔اسی طرح کی دیگر کئی باتیں اس بیماری کو لیکر گردش کررہی ہیں۔لہٰذا اس طرح کے تمام حالات اور ہر نازل ہونے والی مصیبت کے وقت ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اللہ کی پناہ طلب کرے اور اس طرح کی (وبائی) بیماری، اس کے تدارک اور اس کے مستقل علاج و معالجہ کے بارے میں شریعت اسلامیہ کی بنیادوں، اصولوں اور اللہ تعالیٰ سے خوف و امید کی راہ اختیار کرے۔ذیل میں چھ ایسے شرعی رہنما امور کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جو اس طرح کے حالات و مواقع میں، جو لوگوں کی زندگی میں آتے رہتے ہیں کارگر ہوں گے۔

پہلا اصول: سب سے پہلے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس طرح (وبائی امراض) کے مواقع پر ایک مسلمان اپنے بزرگ و برتر رب العالمین پر مکمل بھروسہ رکھتے ہوئے اور (یہ عقیدہ رکھتے ہوئے کہ) تمام معاملات اسی کے ہاتھ میں ہیں اللہ کی پناہ کا طالب ہوتا ہے۔اللہ کا فرمان ہے: ﴿مَآ اَصَابَ مِنۡ مُّصِیۡبَۃٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰہِ وَمَنۡ یُّؤۡمِنۡ بِاللّٰہِ یَھۡدِ قَلۡبَہٗ﴾ (سورہ تغابن:11) ترجمہ:"کوئی مصیبت نہیں پہنچتی ہے مگر اللہ کے حکم سے اور جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے۔"پس معلوم ہوا کہ تمام امور اللہ کے ہاتھ میں ہیں اور اس

کی تدبیر و تسخیر تمام چیزوں کو گھیرے ہوئے ہے۔ جو اس نے چاہا ہوا اور جو نہیں چاہا نہیں ہوا اور اللہ کے علاوہ کوئی جائے قرار نہیں۔ جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے: ﴿قُلۡ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَعۡصِمُکُمۡ مِّنَ اللّٰہِ اِنۡ اَرَادَ بِکُمۡ سُوۡٓءًا اَوۡ اَرَادَ بِکُمۡ رَحۡمَۃً﴾ (سورہ احزاب:17) ترجمہ: "اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کہہ دیجئے کہ اگر اللہ تمہیں کوئی برائی پہنچانا چاہے یا تم پر کوئی فضل کرنا چاہے تو کون ہے جو تمہیں بچا سکے۔" اسی طرح ایک مقام پر فرمایا: ﴿اِنۡ اَرَادَنِیَ اللّٰہُ بِضُرٍّ ہَلۡ ہُنَّ کٰشِفٰتُ ضُرِّہٖۤ اَوۡ اَرَادَنِیۡ بِرَحۡمَۃٍ ہَلۡ ہُنَّ مُمۡسِکٰتُ رَحۡمَتِہٖ﴾ (سورہ زُمر:38) ترجمہ: "اگر اللہ مجھے نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ (معبودان باطلہ) اس کے نقصان کو ہٹا سکتے ہیں؟ یا اللہ اگر مجھ پر مہربانی کا ارادہ کرے تو کیا یہ (معبودانِ باطلہ) اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں؟" اسی طرح ایک مقام پر فرمایا: ﴿مَا یَفۡتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنۡ رَّحۡمَۃٍ فَلَا مُمۡسِکَ لَہَا ۚ وَ مَا یُمۡسِکۡ ۙ فَلَا مُرۡسِلَ لَہٗ مِنۡۢ بَعۡدِہٖ﴾ (سورہ فاطر:02) ترجمہ: "اللہ تعالیٰ جو رحمت لوگوں کے لئے کھول دے تو اسے کوئی بند کرنے والا نہیں اور جس کو بند کردے تو اس کے بعد اس کا کوئی جاری کرنے والا نہیں۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا زاد بھائی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ: "وَاعْلَمْ أَنَّ الأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ

بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلاَّ بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الأَقْلاَمُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ" ترجمہ: "اے بچے! یہ بات جان لو کہ اگر سارے لوگ اکٹھا ہو کر تمہیں کوئی فائدہ پہنچانا چاہیں تو صرف اتنا ہی فائدہ پہنچا سکیں گے جتنا اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے اور اگر تمام لوگ ملکر تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہیں تو صرف اتنا ہی نقصان پہنچا سکیں گے جتنا اللہ نے تمہارے بارے میں لکھ دیا ہے اور (یہ بھی یاد رکھو کہ) قلم اٹھالیا گیا ہے اور صحیفے خشک ہو چکے ہیں۔" (سنن ترمذی: حدیث نمبر: 2516)

ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: "كَتَبَ اللَّهُ مَقَادِيرَ الْخَلاَئِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ" ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی تقدیر کو زمین وآسمان کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے ہی لکھ دیا ہے۔" (صحیح مسلم: حدیث نمبر: 2653) (کائنات میں کب کیا کیسے ہوگا؟ سب اللہ نے اپنے پاس پہلے سے لکھ رکھا ہے۔) اسی طرح ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ، فَقَالَ لَهُ: اكْتُبْ. قَالَ: رَبِّ وَمَاذَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اكْتُبْ مَقَادِيرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ" ترجمہ: "کہ اللہ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا اور اس (قلم) سے کہا: لکھ، تو قلم نے پوچھا: میں کیا لکھوں؟ تو اللہ نے فرمایا: قیامت تک واقع ہونے والی تمام باتوں کو لکھ دے۔" (سنن ابی داؤد: حدیث نمبر: 4700)

لہٰذا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ سے پُر امید ہو کر اور اس پر مکمل بھروسہ کرتے ہوئے اپنے ہر معاملے کو اللہ کے سپرد کر دے اور اپنی عافیت، اپنی شفاء یابی اور امن و سلامتی کے بارے میں اپنے حقیقی پروردگار کے سوا کسی سے امید نہ رکھے۔ (ایسا کرنے سے) حوادث، مصائب و آلام اور پریشانیوں و اُلجھنوں میں اللہ سے امید و بھروسہ کرنے کی وجہ سے حفاظت و عافیت میں اضافہ ہی ہوتا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَمَنۡ يَّعۡتَصِمۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ هُدِىَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ﴾

(سورہ آل عمران: 101) ترجمہ: "جو شخص اللہ (کے دین) کو مضبوطی سے پکڑ لے تو یقیناً اسے صحیح راستے کی طرف ہدایت دے دی جاتی ہے۔"

دوسرا اصول: ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ کی حفاظت کرے (یعنی احکامات کی بجا آوری کر کے اور اس کے نواہی سے اجتناب کر کے) جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اِحۡفَظِ اللّٰهَ يَحۡفَظۡكَ، اِحۡفَظِ اللّٰهَ تَجِدۡهُ تُجَاهَكَ" ترجمہ: "اللہ کی حفاظت کرو اللہ تمہاری حفاظت کرے گا، اللہ کی حفاظت کرو اللہ کو تم اپنے سامنے پاؤ گے۔" (سنن ترمذی حدیث نمبر، 2516) لہٰذا بندے کا اللہ کے احکامات کو بجا لانا اور ممنوعات کا ترک کر دینا دنیا و آخرت میں شرور و فتن سے بچاؤ، امن و سلامتی اور اللہ کے حفظ و امان کا ذریعہ و سبب ہے۔ اگر (اوامر کی بجا آوری اور ممنوعات سے اجتناب کے بعد بھی) کوئی مصیبت پہنچتی ہے یا کوئی نقصان لاحق ہوتا ہے تو یہ اس کے لئے اللہ کے نزدیک

درجات کی بلندی کا ذریعہ ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے یہی بات ایک حدیث میں اس طرح بیان فرمائی ہے کہ: "عَجَبًا لأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَاكَ لأَحَدٍ إِلاَّ لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ" ترجمہ: "مومن کا معاملہ بالکل عجیب ہوتا ہے۔ اس ہر معاملہ خیر و بھلائی والا ہوتا ہے۔ اور یہ (خصوصیت) صرف مومن کے لئے ہی ہوتی ہے۔ (وہ اس طرح سے کہ) اگر اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے تو وہ اللہ کا شکرادا کرتا ہے۔ پس یہ (شکرادا کرنا) اس کے لئے خیر وبھلائی کا باعث ہوتا ہے اور اگر اسے کوئی نقصان پہنچتا ہے تو وہ صبر کرتا ہے پس یہ (مصیبت میں صبر کرنا) اس کے لئے خیر و بھلائی کا باعث ہوتا ہے۔" (صحیح مسلم: حدیث نمبر: 2999) پس ایک مومن خوشحالی میں، بدحالی میں، سختی میں اور نرمی میں خیر ہی خیر کو پانے والا ہوتا ہے۔ جیسا کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: "وَلَيْسَ ذَاكَ لأَحَدٍ إِلاَّ لِلْمُؤْمِنِ" (اور یہ (ہر حال میں خیر و بھلائی کو پانے کی خصوصیت) صرف اور صرف مومن کے لئے ہے۔)

تیسرا اصول:- اسلامی شریعت (دنیاوی و مادّی) اسباب کو اختیار کرنے اور (بیماری، دکھ، رنج، غم، تکالیف اور مصیبتوں) کے مداوے کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور حصولِ شفاء و مصیبتوں کے مداوے کی خاطر (دنیاوی اسباب وذرائع کا اختیار کرنا) اللہ تعالیٰ پر توکل کے منافی نہیں ہے۔ نیز شریعت اسلامیہ میں (ان دنیاوی اسباب وذرائع کا اختیار

کرنا) مداوے علاج ومعالجے کی ایک قسم ہے: جیسا کہ بیماری سے پہلے احتیاطی تدابیر اختیار کرنا، بیماری لاحق ہونے پر دوا علاج کرنا، یہ تمام ہدایات شریعت میں بیان کی گئی ہیں۔ہاں علاج ومعالجے اور شفاء یابی اور امراض وتکالیف کے ازالے کیلئے کچھ اصول وطریقے ہوتے ہیں جنہیں ایک مسلمان دنیا وآخرت کی امن وسلامتی اور سکون وعافیت کے لئے اختیار کرتا ہے۔اور جو شخص طب وصحت کے باب میں علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کی مایہ ناز تصنیف "طب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" پڑھے گا (تو اسے معلوم ہوگا کہ) یہ سب باتیں شریعت میں بیان کی گئی ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت شدہ ہیں۔جیسے احتیاطی تدابیر کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان کہ: "مَنِ اصْطَبَحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ" ترجمہ: "جس نے صبح نہار منہ سات عدد عجوہ کھجور کھا لیا تو اس دن اسے زہر اور جادو سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔" (صحیح بخاری: حدیث نمبر:5779) اور حضرت عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ" ترجمہ: "جو بھی شخص روزانہ صبح میں اور شام میں یہ دعا تین تین مرتبہ پڑھے گا: "بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ" ترجمہ: "اللہ کے نام سے، جس کے نام کے ساتھ نہ زمین میں اور نہ ہی آسمان میں کوئی چیز نقصان پہنچا سکتی ہے، اور وہ سننے والا، جاننے والا ہے۔" تو اسے کوئی

چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔" (سنن ترمذی: حدیث نمبر: 3388، سنن ابن ماجہ: حدیث نمبر: 3869) نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان کہ "مَنْ قَرَأَ بِالآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ" ترجمہ: "جو شخص رات میں (سونے سے پہلے) سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھے گا تو یہ اس کے لئے (ہر طرح کے شر اور نقصان سے بچاؤ کے لئے) کافی ہو جائیں گی۔" (صحیح بخاری: حدیث نمبر: 5009) اسی طرح حضرت عبد اللہ بن خُبَیب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکور ہے کہ "خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي لَنَا - قَالَ - فَأَدْرَكْتُهُ فَقَالَ: قُلْ. فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ. فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا. قَالَ: قُلْ. قُلْتُ مَا أَقُولُ؟ قَالَ: قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ" وہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ سخت بارش اور اندھیری رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تلاش کرنے نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں، (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پالیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہو!۔ میں نے کچھ نہ کہا۔ پھر آپ نے فرمایا: کہو! تو میں نے کچھ نہیں کہا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہو! تو میں عرض کیا کہ کیا کہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہو قل هو الله احد اور معوذتین (سورہ فلق اور سورہ ناس) صبح اور شام تین تین مرتبہ پڑھو، یہ تمہیں ہر چیز سے کافی ہو جائیں گی۔" (سنن ترمذی: حدیث نمبر، 3575، سنن ابو داؤد: حدیث

نمبر، 5082) اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ وہ جب صبح کرتے اور شام کرتے تو ان کلمات کے ذریعے دعا کرتے تھے کہ "اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ الۡعَفۡوَ وَالۡعَافِیَۃَ فِی الدُّنۡیَا وَالۡآخِرَۃِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ الۡعَفۡوَ وَالۡعَافِیَۃَ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَدُنۡیَایَ وَاَھۡلِیۡ وَمَالِیۡ، اَللّٰھُمَّ اسۡتُرۡعَوۡرَاتِیۡ وَاٰمِنۡ رَّوۡعَاتِیۡ، وَاحۡفَظۡنِیۡ مِنۡ بَیۡنِ یَدَیَّ وَمِنۡ خَلۡفِیۡ وَعَنۡ یَّمِیۡنِیۡ وَعَنۡ شِمَالِیۡ، وَمِنۡ فَوۡقِیۡ، وَاَعُوۡذُ بِعَظۡمَتِكَ اَنۡ اُغۡتَالَ مِنۡ تَحۡتِیۡ" ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں درگزر اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے اہل اور اپنے مال میں درگزر اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میرے پوشیدہ امور پر پردہ ڈال دے اور میری گھبراہٹوں میں مجھے امن دے، اے اللہ! میرے سامنے سے، پیچھے سے، دائیں سے، بائیں سے، اوپر سے میری حفاظت فرما، اور میں تیری عظمت کے ساتھ پناہ میں آتا ہوں کہ میں اپنے نیچے سے اچانک ہلاک کردیا جاؤں۔" (سنن ابی داؤد: حدیث نمبر، 5074، سنن ماجہ: حدیث نمبر، 3871) ان دعاؤں میں ایک مومن بندے کے لئے ہر ناحیے سے مکمل حفاظت وصیانت ہے۔ یہ علاج ومعالجہ کے ذریعے سے آفات سے نجات کے سلسلے میں نبی کریم ﷺ کے گراں قدر ارشادات، زبردست ہدایات، متنوع و مفصل شفاء کے ذرائع کے بیانات ہیں۔ یہاں پر تمام چیزوں کو ذکر کرنا باعث طوالت ہے اگر کوئی اس

موضوع میں تفصیل کا خواہاں ہے تو وہ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کی کتاب "زاد المعاد" کا مطالعہ کرے۔

چوتھا اصول :- اس طرح کے مواقع پر ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ جھوٹ پھیلانے کا مرتکب نہ ہو، اس لئے کہ ایسے موقعوں پر بعض لوگ بہت سے ایسے معاملات اور ایسی چیزیں عام کردیتے ہیں جس کی کوئی سچائی اور حقیقت نہیں ہوتی پس (بلا تحقیق) بیان کرنے کی وجہ سے یہ باتیں لوگوں میں پھیل کر خوف ودہشت کا باعث بنتی ہیں جس کی سرے سے کوئی بنیاد ہی نہیں ہوتی۔ لہٰذا کسی مسلمان کے لئے ایسی بے بنیاد باتوں کو پھیلانے کی طرف توجہ دینا مناسب نہیں ہے۔ اس لئے کہ ایسی باتوں کو پھیلانا اس کے ایمان کامل، یقین کے کمال اور توکل علی اللہ کے حسن میں خلل پیدا کر دیتا ہے۔

پانچواں اصول :- اس طرح کی کوئی بھی مصیبت جو کسی مسلمان کی صحت یا اس کے اہل وعیال یا اس کی اولاد یا اس کی تجارت یا اس کے مال یا کسی بھی چیز کو پہنچتی ہے اور اگر وہ اس مصیبت میں اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب کی امید رکھتے ہوئے صبر کرتا ہے تو یہ اس کے درجات کو اللہ کے نزدیک بلند کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

الْمُهْتَدُوْنَ﴾ (سورہ بقرہ: 157-155) ترجمہ: ”ہم ضرور تمہیں آزمائیں گے کچھ خوف، بھوک (قحط) اور مالوں، جانوں اور پھلوں میں کمی کے ذریعے سے اور آپ صابرین کو خوش خبری دے دیجئے وہ لوگ جنہیں جب بھی کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اُن پر ان کے ربّ کی طرف سے بڑی عنایات ہوں گی، اُس کی رحمت اُن پر سایہ کرے گی اور ایسے ہی لوگ راست رو ہیں۔“ پس اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندے کو کسی مصیبت میں اس لئے مبتلا کرتا ہے تاکہ وہ اپنے بندے کی شکایات، اس کی دعا اور اس کی گریہ وزاری کو سنے اور اس کے صبر وثبات اور اس کی پسند کو دیکھے۔ اللہ اپنے بندوں کو دیکھتا کہ جب ان پر آزمائش وامتحان کی گھڑی آتی ہے (تو ہے میرے بندے کیا کرتے ہیں) حالانکہ وہ تو پلکوں کی جھپک اور سینوں کی چھپی باتوں کو بھی جاننے والا ہے۔ لہٰذا جس بندے کو بھی کوئی بیماری یا قحط سالی یا مال کی کمی یا اسی جیسی کوئی بھی پریشانی لاحق ہو تو اسے چاہئے کہ اللہ سے اجر وثواب کی امید رکھتے ہوئے اور اللہ کے فیصلے پر رضامندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے صبر کرے تاکہ وہ صابرین کے بدلے کو پالے۔ اور جس شخص کو اس کی توفیق مل جائے وہ اللہ کی حمد وستائش بیان کرے تاکہ شاکرین کی کامیابی کو حاصل کرلے۔

چھٹا اصول:- دینی آزمائش سب سے بڑی آزمائش ہے اس لئے کہ وہ دنیا وآخرت دونوں جہاں کے خسارے کو بیک وقت شامل ہوتی ہے، جس کی تلافی کی بھی کوئی سبیل نہیں ہوتی، جس پر محرومیوں

کی انتہاء ہوجاتی ہے، چنانچہ جب بھی کوئی دنیوی مصیبت میں مبتلا انسان اسے اللہ کی طرف سے ملی ہوئی سلامتیٔ دین کی نعمت کا احساس کرتا ہے تو ان ظاہری ووقتی مصیبتوں کے پہاڑ بھی اس پر سے دھول کی طرح گرد وغبار بن کر اڑ جاتے ہیں، وہ لامحالہ اللہ کے شکر پر مجبور ہوجاتا ہے، اس سلسلے میں امام بیہقی رحمہ اللہ نے قاضی شریح کی بہت پیاری بات نقل کی ہے، قاضی شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ”جب بھی مجھے کوئی مصیبت لاحق ہوتی ہے تو میں اس پر چار مرتبہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں، (۱) اس بات کا شکر کہ مجھے اس سے بڑی مصیبت سے اللہ نے بچالیا۔ (۲) اس بات کا شکر کہ اللہ نے مجھے اس پر صبر کی توفیق نصیب فرمائی۔ (۳) اس بات کا شکر کہ اللہ نے مجھے اس مصیبت میں انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھنے اور اس مصیبت پر اللہ سے اجر کی امید ویقین رکھنے کی توفیق دی۔ (۴) اور بات کا شکر کہ اس نے میرے دین کے بارے میں مجھے آزمائش میں مبتلا ہونے سے بچالیا۔

اخیر میں مَیں اللہ سے دعا گو ہوں کہ اللہ ہم سبھی کی حفاظت فرمائے، اور ہم پر ہمارے دین، دنیا، اہل وعیال اور جسم وجان اور مال ومنال کی امن وعافیت کا انعام فرمائے۔ یقیناً وہی سوال قریب سے سننے اور دعا قبول کرنے والا ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

